مغرب کا المیہ: حقوق انسانی کا تحفظ یا روس کی خوشنودی...؟

باوجود اس امر کے کہ چیچن باشندے روسی افواج کے ہاتھوں قتل عام اور ظلم و تشدد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، وہ ابھی تک آزادی کے حصول کے لیے مسلسل مصروف عمل ہیں، ان میں سے اکثر صدر دودائیف کو اپنا رہنما قرار دیتے ہیں جنھوں نے ۱۹۹۱ء میں چیچنیا کی روس سے علیحدگی کا اعلان کیا تھا۔ آزادی کا نقش چیچن عوام کے ذہنوں میں اس حد تک گہرائی سے نقش ہو چکا ہے کہ دودائیف کے مخالفین بھی چیچنیا کے استقلال کی مخالفت نہیں کر پاتے۔ یوں صورت حال یہ ہے کہ شاید ہی کوئی چیچن باشندہ ایسا ہو جو روس کے ساتھ رہنے پر آمادہ ہو۔ روس نے چیچنیا میں "باغیوں" کا قلع قمع کرنے کے لیے جو اقدامات کیے ہیں، اس کی حمایت کر کے دراصل مغرب نے ماسکو کے اس دعوی کی تائید کی ہے کہ چیچنیا روسی فیڈریشن کا حصّہ ہے اور فیڈریشن کو قائم رکھنے کے لیے وہ جو بھی اقدام کرے گا وہ درست اور جائز ہو گا۔ چاہے یہ اقدام کتنا ہی ظالمانہ اور بربریت پر مبنی کیوں نہ ہو۔

وسط ایشیا کے غیر روسی النسل باشندوں کی طرح قفقاز کے لوگ بھی اسلام پر یقین رکھتے ہیں۔ یوں دراصل حالیہ واقعات اس بات کا مظہر ہو سکتے ہیں کہ قفقاز سے مسلمانوں کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جانا مقصود ہے۔ تاہم دوسری طرف چیچن مسلمان بھی ماسکو کے خلاف مزاحمت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جس کے نتیجے میں قفقاز کی دوسری ریاستوں میں بھی آزادی کا نعرہ زور پکڑ سکتا ہے۔ چنانچہ اگر کریملن کے حکمران مسئلہ کے سیاسی حل کی دریافت میں ناکام رہتے ہیں تو پورا خطۂ قفقاز عدم استحکام کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس تنازعہ کی وجہ سے پہلے ہی روس اور آذر بائی جان کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو چکی ہے ماسکو کی طرف سے باکو [آذر بائیجان کا دارالحکومت] پر الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ چیچن باغیوں کو چیچنیا میں آمد ورفت کے لیے اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت دینے کے علاوہ ہتھیار بھی فراہم کر رہا ہے۔

اس وقت تک صورت حال یہ ہے کہ روسی افواج کی طرف سے چیچن مسلم عوام اور دوسری مسلم اقلیتوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی وجہ سے قفقاز میں آباد روسی باشندوں کے خلاف مقامی آبادی کے جذبات نے مخالفت یا مخاصمت کا روپ نہیں دھارا ہے تاہم ان کے صبر کا پیمانہ لبریز بھی ہو سکتا ہے۔ مغرب کو اس تنازعہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے جس کی وجہ سے صورت حال کی کوئی طے شدہ سمت

نظر نہیں آرہی ہے۔ گو بین الاقوامی سطح پر چیچنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی وجہ سے روس کو تنقید کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے لیکن تاحال بین الاقوامی برادری کی طرف سے ایسی کوئی بھی کارروائی نہیں کی گئی ہے جس کا مقصد روسیوں کو بین الاقوامی قانون کی ان کھلی خلاف ورزیوں سے باز رکھنا ہو۔ مثال کے طور پر رائٹر کی اطلاع کے مطابق ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی [ICRC] نے شکایت کی ہے کہ روسی حکام نے انھیں تباہ حال دارالحکومت گروزنی میں امدادی اشیا کی تقسیم سے روک دیا تھا۔ تنظیم کے مطابق خذلیار اور پرومسکوئی میں روسی فوجی کاروائیوں کے بعد سے کمیٹی کی طرف سے دارالحکومت میں بھوک وافلاس کے شکار ہزاروں افراد میں امدادی اشیاء کی تقسیم کی کاروائیاں روسی حکام نے زبردستی روک دی ہیں۔

چیچنیا سے متعلق درجنوں ایسی رپورٹیں سامنے آئی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ روسی افواج اس ریاست میں انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیوں کی مرتکب ہوئی ہیں۔ اس سلسلہ میں ایکسپریس کرونیکل نے اپنی ایک رپورٹ (۲۶ جنوری ۱۹۹۶ء) میں کہا ہے کہ گروزنی میں کئی بچے انتہائی سرد موسم کی وجہ سے اپنی تعلیم کا سلسلہ ترک کرنے پر مجبور کر دیے گئے ہیں۔ رپورٹ میں کئی سکولوں کے صدر معلموں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ گروزنی میں بچوں کا کوئی بھی ادارہ ایسا نہیں ہے جہاں سردی سے بچاؤ کے لیے توانائی کے استعمال کی اجازت ہو۔ کئی دوسرے سکول جنگ کی وجہ سے تباہ ہو چکے ہیں جب کہ کئی والدین دارالحکومت میں مسلسل جاری فائرنگ کا نشانہ بننے کے خدشہ کے پیش نظر اپنے بچوں کو سکول جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ گرورزنی میں تعینات روسی اہل کار یہ سمجھتے ہیں کہ انھیں اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ جو چاہیں کرتے رہیں۔ انسانی حقوق کے اس مشن کے اراکین کے مطابق کئی ایک مریض محض اس وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں کہ ان تک ایمبولینس اور فوری طبی امداد کی رسائی میں روس اہل کار رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

انسانی حقوق کی بہت ساری دوسری تنظیموں نے بھی چیچنیا میں ہونے والی انسانی حقوق کی شدید ترین خلاف ورزیوں کی نشاندہی کی ہے۔ اس سلسلہ میں ایمنسٹی انٹر نیشنل کا کہنا ہے کہ اگر روس یورپی کونسل کا ممبر بننا چاہتا ہے تو کونسل کی طرف سے اس کی رکنیت قبول کرنے کا فیصلہ کرتے وقت ماسکو کی طرف سے انسانی حقوق کی پاسداری کے عہد کو بنیادی اور فیصلہ کن اہمیت حاصل ہونی چاہیے۔ پیکس کرسٹی انٹر نیشنل [PCI] نے پارلیمنٹری اسمبلی آف دی یورپین کونسل کو ایک خط لکھا ہے جس میں اس سے درخواست کی گئی ہے کہ "موجودہ حالات کی روشنی میں روس کی ممبر شپ کے لیے دی گئی درخواست کو رد کر دیا جائے۔ کیونکہ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی کہ ممبر شپ کے حصول کے بعد رشین فیڈریشن میں انسانی حقوق کی صورت حال میں بہتری اور جمہوری اقدار کے فروغ کے عمل کو تقویت ملے گی۔ اس وقت روس میں قانون کی حکمرانی کا تصور مفقود ہے۔ جب کہ ملک کا

نظام چلانے کے لیے حکومت بنیادی طور پر صدارتی حکم ناموں پر انحصار کر رہی ہے جن میں سے کئی ایک سے تو بعض اوقات عوام کو بھی بے خبر رکھا جاتا ہے"۔

پی سی آئی نے مزید کہا ہے کہ روس نے یورپی کونسل، یورپی یونین، اوایس سی ای، اقوام متحدہ اور دوسری غیر سرکاری تنظیموں کے ان مطالبات کو مسلسل نظر انداز کیے رکھا ہے کہ وہ چیچنیا میں جاری انتہائی ظالمانہ اور غیر انسانی حربوں سے باز آجائے۔ اوایس سی ای نے روس کو چیچنیا میں بڑے پیمانے پر قتل عام کا مرتکب قرار دیا ہے جہاں اکتوبر ۱۹۹۵ء سے لے کر اب تک روسی افواج نے متعدّد دیہاتوں میں شہری آبادیوں کو بمباری کا نشانہ بنا کر ہزاروں بے گناہ شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔

۱۹۹۱ء سے رشین فیڈریشن سابق سوویت یونین کی سرزمین پر لڑی جانے والی چھ جنگوں میں ملوّث رہی ہے۔ جن کے نتیجہ میں متعلقہ علاقوں میں نسلی بنیادوں پر قتل عام کا سلسلہ بڑے پیمانے پر پھوٹ پڑا تھا۔ انسانی حقوق کی پاسداری کو بظاہر روسی قیادت کی ترجیحات میں بہت کم اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ ان حالات میں پیکس کرسٹی انٹر نیشنل [PCI] کو یہ تشویش لاحق ہے کہ یورپی کونسل میں رشین فیڈریشن کی شمولیت قبل از وقت ہوگی۔ پیکس کرسٹی انٹر نیشنل کے مطابق سیاسی طور پر روسی فیڈریشن کی قیادت ناپختہ ذہن کی مالک ہے اور ملکی استحکام و یکجہتی کے لیے حالات ابھی سازگار نہیں ہیں۔